فقہِ جعفریہ
میں مالی محرومی کی تہہ دار درجہ بندی

(ایک باوقار اور عادلانہ معاشی فلسفہ)

تحقیق و تدوین:

سید جہانزیب عابدی

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم۔
لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم۔

فہرست عناوین

فقہِ جعفریہ میں "مالی پریشانی" کو محض آمدن کی کمی کے طور پر نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی نوعیت، سبب، مدت اور شرعی اثرات کو سامنے رکھ کر مختلف اقسام متعین کی گئی ہیں، کیونکہ ہر قسم کے ساتھ مختلف شرعی احکام، حقوق اور ذمہ داریاں وابستہ ہوتی ہیں۔ اسی بنیاد پر مستحقینِ زکوٰۃ، خمس، صدقات اور دیگر مالی احکام کی تفصیل بنتی ہے۔

۱۔ فقیر:

- سب سے بنیادی قسم فقیر کی ہے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس اپنی اور اپنے زیرِ کفالت افراد کی سالانہ ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی وسائل موجود نہ ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ اس کے پاس بالکل کچھ بھی نہ ہو، بلکہ اگر اس کی آمدن یا موجود مال اس کی بنیادی ضروریات—جیسے رہائش، خوراک، لباس، علاج اور تعلیم—کو پورا نہ کر سکے تو وہ فقیر شمار

ہو گا۔ فقیر مالی دباؤ میں مسلسل زندگی گزارتا ہے اور اس کی پریشانی عارضی نہیں بلکہ نسبتاً مستقل نوعیت کی ہوتی ہے۔

- فقہی حکم:

فقیر فقہِ جعفریہ میں زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ، صدقاتِ مستحبہ اور (اگر سید ہو) خمس کا مستحق ہے۔ اگر فقیر سید نہ ہو تو خمس نہیں، اور اگر سید ہو تو زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

- مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

فقیر اگر خود سوال کرے اور اس کا فقر ثابت ہو تو دینا جائز بلکہ بعض مواقع پر ترجیحی ہے۔

لیکن فقہِ جعفریہ میں متعفف فقیر (جو سوال نہیں کرتا) کی صورت میں تحقیق و تلاش کرنا معاشرے کی ذمہ داری ہے، کیونکہ صرف سوال کو معیار نہیں بنایا گیا۔

۲۔ مسکین:

- فقیر سے بھی زیادہ سخت حالت مسکین کی سمجھی جاتی ہے۔ مسکین وہ شخص ہے جو شدید مالی تنگی میں مبتلا ہو، یہاں تک کہ اس کی روزمرہ ضروریات بھی پوری نہ ہو پاتیں اور وہ بسا اوقات دوسروں کے سامنے سوال کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ فقہ جعفریہ میں مسکین کی حالت کو فقیر سے زیادہ نازک تصور کیا گیا ہے، اسی لیے بعض احکام میں مسکین کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مسکین کی مالی پریشانی عزتِ نفس، جسمانی صحت اور سماجی وقار تینوں کو متاثر کرتی ہے۔

فقہی حکم:
مسکین زکوٰۃ میں فقیر سے بھی زیادہ مقدم ہے۔ صدقات، کفارات، فدیۂ روزہ، اور دیگر مالی واجبات میں اسے ترجیح دی جاسکتی ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

اگر مسکین سوال کرے تو فوراً دینا جائز ہے۔

لیکن چونکہ مسکین کی حالت شدید ہوتی ہے، اس لیے حاکمِ شرع یا اہلِ خیر پر لازم ہے کہ ایسے افراد کو خود تلاش کریں، خاص طور پر جب وہ بیماری، بھوک یا بے گھر ہونے کے آثار میں ہوں۔

۳۔ غارِم:

- ایک اہم قسم غارِم کی ہے، یعنی مقروض شخص۔ غارم وہ فرد ہے جس پر حلال ضرورت کی وجہ سے قرض چڑھ گیا ہو اور وہ اس قرض کی ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ یہ قرض علاج، روزگار، گھر، شادی یا کسی اجتماعی ذمہ داری کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ فقہ جعفریہ میں ایسے مقروض کو مالی پریشان افراد میں مستقل مقام دیا گیا ہے، چاہے بظاہر اس کے پاس کچھ آمدن ہو، کیونکہ قرض کا دباؤ اس کی حقیقی مالی حیثیت کو کمزور بنا دیتا ہے۔

فقہی حکم:

غارم اگر اس کا قرض حلال ضرورت کے سبب ہو تو وہ زکوٰۃ، صدقات اور بعض صورتوں میں خمس کا مستحق ہے۔

اگر اس کے پاس آمدن ہو مگر قرض ادا نہ کر سکتا ہو تب بھی وہ غارم شمار ہو گا۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

اکثر غارمین سوال نہیں کرتے، اس لیے تحقیق ضروری ہے۔

اگر وہ خود مدد مانگے تو قرض کی نوعیت کی تحقیق کے بعد دینا واجب یا کم از کم مؤکد مستحب ہو جاتا ہے۔

۴۔ ابن السبیل:

- اسی طرح ابن السبیل یعنی راستے میں پھنس جانے والا مسافر بھی مالی پریشان افراد میں شمار ہوتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو اپنے وطن میں مالی طور پر مستحکم ہو سکتا ہے، مگر سفر کے دوران کسی وجہ سے اس کا مال ضائع ہو جائے یا اس تک رسائی ممکن نہ رہے۔ فقہ جعفریہ میں اس کی وقتی مگر حقیقی مالی پریشانی کو تسلیم کیا گیا ہے اور اسے شرعی امداد کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

فقہی حکم:

ابن السبیل وقتی طور پر زکوٰۃ اور صدقات کا مستحق ہے، اگرچہ وہ اپنے وطن میں غنی ہو۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

یہ واحد قسم ہے جس میں سوال کرنا خود دلیلِ استحقاق بن جاتا ہے، کیونکہ سفر میں اس کی حالت ظاہری ہوتی ہے۔

تحقیق مختصر ہوتی ہے، تفصیلی چھان بین لازم نہیں۔

۵۔ ساداتِ محتاج:

- مالی پریشانی کی ایک اور اہم صورت وہ ہے جو ساداتِ محتاج سے متعلق ہے۔ فقہ جعفریہ میں سادات زکوٰۃ کے مستحق نہیں ہوتے، لیکن اگر وہ فقیر یا مسکین ہوں تو خمس کے حصۂ سادات سے ان کی مدد واجب ہو جاتی ہے۔ یہاں مالی پریشانی نسبی شرافت کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہے، جس کی بنا پر امداد کا شرعی ذریعہ بدل جاتا ہے، مگر ضرورت اپنی جگہ باقی رہتی ہے۔

فقہی حکم:

سید فقیر یا مسکین ہو تو زکوٰۃ نہیں لے سکتا، مگر خمس کے حصۂ سادات سے دینا واجب ہو جاتا ہے۔

اگر خمس میسر نہ ہو تو مستحب صدقات بھی دیے جاسکتے ہیں۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

چونکہ بہت سے سادات سوال سے گریز کرتے ہیں، اس لیے یہاں تحقیق اور خاموش کفالت افضل بلکہ بعض صورتوں میں لازم ہے۔

۶۔یتیم اور ناتواں زیرِ کفالت:

- اسی دائرے میں یتیم اور ناتواں زیرِ کفالت افراد بھی آتے ہیں، خصوصاً جب وہ مالی سرپرستی سے محروم ہوں۔ اگرچہ یتیمی بذاتِ خود مالی پریشانی نہیں، لیکن فقہ جعفریہ میں اسے اکثر مالی محرومی کے ساتھ ملا کر دیکھا جاتا ہے، کیونکہ کفیل کے نہ ہونے سے معاشی عدمِ تحفظ پیدا ہو جاتا ہے۔

فقہی حکم:

اگر یتیم فقیر یا مسکین ہو تو زکوٰۃ و صدقات کا مستحق ہے۔

اگر سید ہو تو خمس کا حق دار ہے۔

صرف یتیمی بذاتِ خود استحقاق نہیں، مگر اکثر فقہی طور پر فقر سے جڑی ہوتی ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

یہاں خود تلاش کرنا اصل قاعدہ ہے، کیونکہ بچے سوال نہیں کرتے۔

غفلت اس باب میں شدید گناہ شمار ہوتی ہے۔

۷۔فی سبیل اللہ (اجمالی):

- ایک نسبتاً وسیع اور فکری نوعیت کی قسم فی سبیل اللہ کے تحت آتی ہے۔ اس میں وہ افراد شامل ہوتے ہیں جو کسی دینی، تعلیمی، سماجی یا دفاعی فریضے کی انجام دہی کی وجہ سے ذاتی طور پر مالی تنگی میں مبتلا ہو گئے ہوں۔ یہاں مالی پریشانی فرد کی ذاتی غفلت کا نتیجہ نہیں بلکہ اجتماعی دینی ذمہ داری کا بوجھ ہوتی ہے، جسے فقہ جعفریہ میں خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

فقہی حکم:

جو شخص دینی، تعلیمی، دفاعی یا اجتماعی فریضہ ادا کرتے ہوئے مالی تنگی میں ہو، وہ زکوٰۃ و صدقات کا مستحق ہو سکتا ہے، بشرطیکہ مقصد واقعی مشروع ہو۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

اکثر صورتوں میں اہلِ علم اور اداروں کے ذریعے تحقیق ضروری ہے، کیونکہ ہر دعویٰ فی سبیل اللہ نہیں ہوتا۔

۸۔ متعفّف:

- ایک اہم مگر کم توجہ پانے والی قسم متعفّف کی ہے۔ متعفف وہ شخص ہوتا ہے جو حقیقت میں مالی تنگی کا شکار ہو مگر عزتِ نفس، حیا یا سماجی وقار کی بنا پر نہ سوال کرتا ہے اور نہ اپنی حاجت کا اظہار کرتا ہے۔ فقہ جعفریہ میں ایسے شخص کو خاص اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ قرآن نے بھی ایسے افراد کی نشاندہی کی ہے کہ "نادان لوگ انہیں بے نیازی کی وجہ سے غنی سمجھ لیتے ہیں"۔ متعفف کی مالی پریشانی ظاہری نہیں بلکہ مخفی ہوتی ہے، اور اسی لیے اس کی ذمہ

داری معاشرے پر زیادہ عائد ہوتی ہے کہ وہ تحقیق اور پہچان کے بعد اس کی مدد کرے۔

فقہی حکم:

فقہ جعفریہ میں اسے زکوٰۃ و صدقات کا مستحق سمجھا گیا ہے، کیونکہ قرآن و احادیث میں ایسے افراد کی نشاندہی موجود ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- چونکہ یہ افراد سوال نہیں کرتے، تحقیق اور پہچان لازم ہے۔
- اہلِ خیر یا حکام کو اس کی حالت معلوم کر کے مدد فراہم کرنی چاہیے۔

۹۔ ذو الکفاف:

- اسی سے قریب تر ایک صورت ذو الکفاف کی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کی آمدن اس کی بنیادی ضروریات کو بمشکل پورا کرتی ہے، یعنی نہ وہ فقیر کے درجے میں آتا ہے اور نہ آسودہ حال کہلاتا ہے، مگر کسی غیر معمولی خرچ — جیسے بیماری، شادی، تعلیم یا مہنگائی —

کی صورت میں فوراً مالی بحران کا شکار ہو جاتا ہے۔ فقہ جعفریہ میں ایسے افراد کو اگرچہ زکوٰۃ کا مستحق قرار دینے میں احتیاط برتی گئی ہے، مگر صدقات، ہدیات اور اجتماعی تعاون کے باب میں انہیں واضح طور پر شامل کیا گیا ہے، کیونکہ ان کی مالی پریشانی "بارڈر لائن" نوعیت کی ہوتی ہے۔

فقہی حکم:

- زکوٰۃ کا مستحق نہیں بالعموم، مگر صدقات اور ہدیات میں شامل کیا جاسکتا ہے۔
- اجتماعی تعاون اور کفالت میں اسے ترجیح دی جاتی ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اگر خود سوال کرے تو دینا جائز ہے۔
- اگر نہیں کرے تو اجتماعی تحقیق اور دیکھ بھال ضروری ہے، تاکہ مالی بحران سے بچایا جاسکے۔

۱۰۔ مضطرّ مالی:

- ایک الگ اور نہایت اہم قسم مضطرّ مالی کی ہے۔ یہ وہ فرد ہے جو کسی اچانک حادثے، قدرتی آفت، چوری، کاروباری تباہی یا سیاسی و سماجی بحران کے نتیجے میں فوری مالی دباؤ میں آ گیا ہو۔ اس کی مالی پریشانی مستقل نہیں ہوتی مگر اس لمحے شدید ہوتی ہے، اور اگر بروقت مدد نہ کی جائے تو وہ فقیر یا غارم کے درجے میں گر سکتا ہے۔ فقہ جعفریہ میں اضطرار کی حالت کو مستقل فقر سے الگ سمجھا گیا ہے اور اس کے احکام میں نرمی اور وسعت پائی جاتی ہے۔

فقہی حکم:

- فوری مالی مدد واجب یا مؤکد مستحب ہے، تاکہ وہ فقیر یا غارم میں نہ گر جائے۔
- اضطرار کی حالت مستقل فقر سے الگ سمجھی جاتی ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اگر شخص فوری مدد مانگے تو فوراً دینا واجب / مستحب۔

- اگر حالت خفیہ ہے یا حادثہ کسی محدود علاقے میں ہوا، تحقیق و نگرانی کے بعد مدد دی جاتی ہے۔

۱۱۔ ممنوع الکسب:

- اسی طرح ایک قسم ممنوع الکسب افراد کی ہے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر شرعی یا اخلاقی بنیادوں پر بعض جائز نظر آنے والے ذرائعِ آمدن حرام یا ممنوع ہو جاتے ہیں، مثلاً قاضیِ شرع، گواہِ عادل، دینی ذمہ داریاں ادا کرنے والے بعض افراد، یا وہ لوگ جو اگر خاص قسم کا کام کریں تو دین یا معاشرے کو نقصان پہنچے۔ فقہ جعفریہ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ بعض اوقات مالی تنگی انسان کی سستی نہیں بلکہ اس کی دینی ذمہ داریوں کا نتیجہ ہوتی ہے، اس لیے ایسے افراد کی مالی پریشانی کو بھی معتبر مانا گیا ہے۔

فقہی حکم:

- ان کی مالی پریشانی جائز اور معتبر سمجھی جاتی ہے۔
- صدقات و تعاون کے ذریعے امداد دینا جائز اور بعض مواقع پر لازم بھی ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اکثر وہ خود مدد نہیں مانگتے، تحقیق اور پہچان کرنا معاشرے کی ذمہ داری ہے۔

۱۲۔ کثیر العیال مع قلیل الدخل:

- ایک اور اہم مگر نازک قسم کثیر العیال مع قلیل الدخل افراد کی ہے۔یعنی وہ شخص جس کی آمدن محدود ہو مگر زیرِ کفالت افراد کی تعداد زیادہ ہو، جیسے بچے، معذور والدین یا بیمار اہلِ خانہ۔ فقہ جعفریہ میں مالی استطاعت کو محض آمدن سے نہیں بلکہ کفالت کی ذمہ داریوں کے تناسب سے جانچا جاتا ہے، اس لیے ایسے افراد کی مالی پریشانی کو مستقل اور حقیقی سمجھا جاتا ہے، چاہے وہ بظاہر برسرِ روزگار ہی کیوں نہ ہوں۔

فقہی حکم:

- زکوٰۃ، صدقات اور کفالت میں شامل کیے جاتے ہیں۔
- آمدن کے تناسب سے مدد دی جاتی ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اگر خود مدد مانگیں تو دینا جائز ہے۔
- اگر نہیں مانگیں تو خود تحقیق اور کفالت فراہم کرنا ضروری ہے۔

۱۳۔ طالبِ علمِ دین یا علم نافع:

- اسی دائرے میں طالبِ علمِ دین یا علمِ نافع کی وہ صورت بھی آتی ہے جو براہِ راست "فی سبیل اللہ" میں شامل نہ ہو مگر اپنی مکمل توجہ علم پر دینے کی وجہ سے مالی دباؤ میں ہو۔ فقہ جعفریہ میں ایسے طالب علم کی مالی پریشانی کو ایک سماجی سرمایہ کاری کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے، کیونکہ اس کی تنگی مستقبل میں امت کی فکری اور دینی بقا سے جڑی ہوتی ہے۔

فقہی حکم:

- صدقات و کمک فی سبیل اللہ کے زمرے میں شامل۔
- اس کی مالی پریشانی سماجی و دینی سرمایہ کاری کے طور پر دیکھی جاتی ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اکثر سوال نہیں کرتے، تحقیق و حمایت لازم ہے، تاکہ علم کی بقا اور امت کی فکری ترقی ممکن ہو۔

۱۴۔ محجور یا محدود التصرف:

- ایک اہم قسم مجور یا محدود التصرف افراد کی ہے، یعنی وہ لوگ جن کے پاس بظاہر مال موجود ہو مگر شرعی یا قانونی وجوہات کی بنا پر وہ اس میں تصرف نہ کر سکتے ہوں، جیسے نابالغ، سفیہ یا وہ شخص جس کا مال کسی نزاع یا حکومتی ضبط میں ہو۔ فقہ جعفریہ میں ایسے شخص کی مالی پریشانی کو محض "مال نہ ہونے" کے پیمانے سے نہیں ناپا جاتا بلکہ "مال تک رسائی نہ ہونے" کو بھی حقیقی محرومی شمار کیا جاتا ہے۔

فقہی حکم:

- زکوٰۃ اور صدقات کا مستحق ہو سکتا ہے، اگر مالی پریشانی واقعی ہو۔

- یہ "مال نہ ہونے" کے پیمانے سے نہیں، بلکہ "مال تک رسائی نہ ہونے" سے شمار ہوتا ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- تحقیق لازم ہے، کیونکہ یہ افراد خود امداد طلب نہیں کر سکتے۔

۱۵۔ متعذّر عن التصرّف جزئی:

- ایک اہم قسم متعذّر عن التصرّف جزئی کی ہے۔ یہ وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس کچھ مال یا آمدن تو ہوتی ہے مگر وہ مخصوص اور ناگزیر اخراجات میں اس طرح بندھی ہوتی ہے کہ عملاً اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہتا، مثلاً ایسا شخص جس کی پوری آمدن کسی شرعی واجب خرچ، عدالتی حکم، یا ناگزیر معاہداتی ادائیگی میں مقید ہو۔ فقہ جعفریہ میں اس کی مالی پریشانی کو محض قلتِ مال نہیں بلکہ قلتِ اختیار سمجھا جاتا ہے، اور یہی اسے ایک مستقل نوعیت عطا کرتی ہے۔

فقہی حکم:

- قلت اختیار کی بنیاد پر زکوٰۃ، صدقات، یا عمومی تعاون کا مستحق ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اکثر وہ خود سوال نہیں کر پاتے، تحقیق اور پہچان معاشرتی ذمہ داری ہے۔

۱۶۔ محروم من وسائل الانتفاع:

- ایک اور قسم محروم من وسائل الانتفاع کی ہے۔ اس سے مراد وہ فرد ہے جس کے پاس وسائل تو موجود ہوں مگر وہ ان سے فائدہ اٹھانے کی قدرت نہ رکھتا ہو، جیسے کوئی زرعی زمین ہو مگر کاشت کے اسباب نہ ہوں، دکان ہو مگر سرمایہ یا صحت نہ ہو، یا ہنر ہو مگر بازار یا اجازت میسر نہ ہو۔ فقہ جعفریہ میں مالی حالت کا معیار محض ملکیت نہیں بلکہ انتفاع کی صلاحیت ہے، اس لیے ایسے شخص کی مالی پریشانی حقیقی سمجھی جاتی ہے۔

فقہی حکم:

- امداد واجب یا مستحب ہے، تاکہ مالی پریشانی دور ہو۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- خود سوال کرنے والے کو دینا جائز۔
- غیر فعال یا خفیہ حالت میں تحقیق اور امداد فراہم کرنا لازم ہے۔

۱۷۔ مُکرَہٌ اقتصادیاً:

- اسی طرح ایک خاص قسم مُکرَہٌ اقتصادیاً کی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو معاشی دباؤ، خاندانی جبر یا سماجی مجبوری کے تحت ایسے مالی فیصلوں پر مجبور ہو جائے جن سے اس کی زندگی مستقل تنگی کا شکار ہو جاتی ہے، جیسے ناجائز خاندانی کفالت، غیر متوازن مالی ذمہ داریاں یا ظالمانہ معاشرتی توقعات۔ فقہ جعفریہ میں اکراہ کو معتبر مانا گیا ہے، اور جب اکراہ مالی بن جائے تو اسے بھی ایک مستقل قسمِ پریشانی شمار کیا جاتا ہے۔

فقہی حکم:

- زکوٰۃ، صدقات، ہدیات میں شامل۔

- اکراہ مالی کی صورت میں خصوصی رعایت۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اکثر سوال نہیں کرتے، تحقیق لازم ہے۔

۱۸۔ ساقطُ الکسب مؤقتاً:

- ایک اہم مگر باریک نوعیت ساقطُ الکسب مؤقتاً کی ہے۔ یہ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی قابلیت اور ہنر کے باوجود کسی عارضی مگر طویل رکاوٹ کی وجہ سے کمانے سے قاصر ہو، مثلاً قانونی پابندی، وبا، سفری رکاوٹ یا کسی نظامی تعطل کے باعث۔ فقہ جعفریہ میں ایسی عارضی مگر شدید مالی رکاوٹ کو مستقل فقر سے الگ مگر قابلِ توجہ سمجھا گیا ہے۔

فقہی حکم:

- فوری مدد واجب / مستحب ہے۔
- مستقل فقر کے احکام کے مطابق نہیں، مگر نرمی لازم ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- سوال کرنے پر دینا فوری واجب / مستحب۔
- اگر ظاہر نہ ہو تو تحقیق و پہچان ضروری ہے۔

۱۹۔ مستضعف مالی بمعنی القہر:

- ایک اور قسم مستضعف مالی بمعنی القہر کی ہے۔ یہاں استضعاف محض کمزوری نہیں بلکہ ایسا جبر ہے جو فرد پر کسی طاقتور نظام، جاگیر دارانہ ڈھانچے، یا ظالمانہ معاشی ترتیب کی وجہ سے مسلط ہو، جس میں وہ محنت کے باوجود ترقی نہیں کر سکتا۔ فقہ جعفریہ میں مستضعف کا تصور صرف عقیدتی نہیں بلکہ معاشی بھی ہے، اور اس جبر کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مالی پریشانی کو ایک الگ صنف مانا گیا ہے۔

فقہی حکم:

- زکوٰۃ، صدقات، کفالت اور اجتماعی تعاون میں مستحق۔
- فقر کے مستقل اور معتبر درجے میں شامل۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اکثر ایسے افراد سوال نہیں کرتے،
- خود تحقیق وشناخت لازم ہے، تاکہ نظامی اسـ متضـ عاف کے شکار کو بروقت مدد مل سکے۔

۲۰۔ محروم من الحق الشرعی:

- اسی طرح محروم من الحقّ الشرعی کی قسم بھی پائی جاتی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو شرعاً کسی مال یا حق کا مستحق ہو مگر عملاً اسے نہ مل پا رہا ہو، جیسے وراثت سے محرومی، حقِ مہر کی عدم ادائیگی، یا وقف و نذر کے حقوق تک رسائی نہ ہونا۔ فقہ جعفریہ میں ایسے افراد کی مالی پریشانی کو "عدمِ وصولِ حق" کے عنوان سے تسلیم کیا گیا ہے، جو عام فقر سے مختلف ہے۔

فقہی حکم:

- زکوٰۃ یا صدقات کا مستحق نہیں بذاتِ خود، مگر عدالت اور اجتماعی تعاون کے تحت امداد واجب / مستحب ہو سکتی ہے۔

- فقہ میں اسے "عدمِ وصول حق "کے تحت الگ قسم شمار کیا گیا ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اکثر وہ خود سوال نہیں کر پاتے،
- تحقیق، قانونی یا شرعی حکام کے ذریعے حصول حق ضروری ہے۔

۲۱۔ متضرر بالالتزام الدینی:

- ایک نہایت اہم مگر نظر انداز کی جانے والی قسم متضرر بالالتزام الدینی کی ہے۔ یعنی وہ فرد جو کسی شرعی التزام، جیسے امر بالمعروف، حق گوئی، ظالم کے خلاف موقف یا دینی گواہی کی وجہ سے روزگار، کاروبار یا معاشی مواقع سے محروم ہو جائے۔ فقہ جعفریہ میں یہ مالی تنگی نہ صرف جائز بلکہ باوقار سمجھی جاتی ہے، کیونکہ اس کا سبب دینی وفاداری ہے نہ کہ معاشی نااہلی۔

فقہی حکم:

- مالی پریشانی جائز اور باوقار سمجھی جاتی ہے۔

- زکوٰۃ، صدقات اور اجتماعی تعاون میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- اکثر ایسے افراد سوال نہیں کرتے،
- تحقیق اور پہچان معاشرتی ذمہ داری ہے، تاکہ دینی وفاداری کی بنیاد پر مالی مدد فراہم کی جا سکے۔

۲۲۔ غیر منظم المعاش:

- آخر میں ایک خاص قسم غیر منظم المعاش کی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کے پاس بظاہر آمدن آتی جاتی رہتی ہے مگر اس میں تسلسل، استحکام اور نظم نہیں ہوتا، جس کے نتیجے میں وہ مستقل اضطراب اور عدمِ تحفظ کا شکار رہتا ہے۔ فقہ جعفریہ میں ایسے شخص کی مالی پریشانی کو صرف کم آمدن نہیں بلکہ عدمِ استقرار کے زاویے سے دیکھا جاتا ہے، جو اسے الگ نوعیت دیتا ہے۔

فقہی حکم:

- زکوٰۃ و صدقات کے عمومی احکام کے مطابق مستحق۔

- امداد میں استقرار اور نظم کو مدنظر رکھنا ضروری۔

مانگنے پر دینا یا خود تلاش؟

- سوال کرنے پر دینا جائز۔
- اگر حالت غیر واضح ہو یا درآمد میں غیر یقینی ہو، تحقیق اور مشاہدہ لازم ہے۔

ان اقسام سے یہ بات اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ فقہِ جعفریہ میں مالی پریشانی ایک کثیر الابعاد حقیقت ہے، جس میں صرف "کتنا مال ہے" نہیں بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ مال پر اختیار ہے یا نہیں، اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا نہیں، اور یہ تنگی کن اخلاقی، سماجی یا دینی اسباب کے تحت پیدا ہوئی ہے۔ ان تمام اقسام سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی حالات، نیت، سبب اور انجام کے اعتبار سے اس کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اسی تفصیلی تقسیم کی بدولت اسلامی معاشرہ محض ہمدردی پر نہیں بلکہ عدل، حکمت اور ذمہ داری کے اصول پر مالی امداد کا نظام قائم کرتا ہے، تاکہ ہر پریشان حال فرد کو اس کے حقیقی مقام کے مطابق سہارا مل سکے۔ ان اقسام کے پیچھے ایک

گہرا انسانی، اخلاقی اور سماجی تصور ہے، جس میں عزتِ نفس، ذمہ داری، اضطرار، دینی کردار اور اجتماعی مفاد سب کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ فقہ محض خیرات کا نہیں بلکہ باوقار اور عادلانہ کفالت کا نظام پیش کرتی ہے۔ یہی گہرائی فقہ جعفریہ کو محض فلاحی نظام نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر عادلانہ معاشی فلسفہ بناتی ہے۔

حوالہ جات:

- <u>قرآنِ مجید</u>

سورۃ البقرہ:177،215،273

سورۃ التوبہ:60

سورۃ النساء:5،8،10

سورۃ الحج:28

سورۃ الحشر:7

سورۃ الضحیٰ:8

سورۃ البلد:11–16

- <u>نہج البلاغہ</u>

خطبات:3،15،209

مکتوبات:45،53

حکم:328

- <u>احادیثِ اہلِ بیتؑ</u>

الکافی، شیخ کلینی، کتاب الزکاۃ، کتاب المعیشۃ

وسائل الشیعۃ، شیخ حر عاملی، ابواب مستحقی الزکاۃ، ابواب الانفاق

من لایحضرہ الفقیہ، شیخ صدوق

تحف العقول، ابن شعبہ حرانی

غرر الحکم و درر الکلم، آمدی

- <u>فقہِ جعفریہ کے بنیادی مصادر</u>

شرائع الاسلام، محقق حلی

مختلف الشیعۃ، علامہ حلی

تذکرۃ الفقہاء، علامہ حلی

جواھر الکلام، شیخ محمد حسن نجفی

مستمسک العروۃ الوثقی، سید محسن حکیم

تحریر الوسیلۃ، امام خمینی

العروۃ الوثقی، سید محمد کاظم یزدی

- موضوعاتی و تحلیلی فقہی مصادر

فقہ الزکاۃ، سید محمد باقر الصدر

اقتصادنا، سید محمد باقر الصدر

القواعد الفقهیة، نراقی

القواعد الفقهیة، سبحانی

فقه الاجتماع الاسلامی، سید محمد تقی مدرس

- اخلاقی و سماجی تناظر

میزان الحکمة، محمد محمدی ری شہری

جامع السعادات، ملا مہدی نراقی

معراج السعادة، ملا احمد نراقی

